سلسلہ نمبر ۱۵

''الحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تاحال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (ادارہ)

عظمتِ قرآنِ کریم بزبان رسالتمآب ﷺ

﴿ نظرثانی وعنوانات : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

باسمہ سبحانہٗ و تعالیٰ

اس موضوع پر مضامین لکھے جاتے رہے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ حسبِ توفیق چند احادیث جمع کر دوں جن سے قرآنِ کریم کی عظمت مفہوم ہوتی ہو۔

(۱) عَنْ عَطِیَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ کَلَامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ کَلَامِہٖ وَمَا رَدَّالْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ کَلَاماً اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ کَلَامِہٖ (سنن الدارمی ص ۴۴۰) (قلت . الحدیث مرسل)

''حضرت عطیہؒ بن قیسؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے کلام پاک سے بڑھ کر باعظمت کوئی کلام نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور بندوں کی طرف سے کوئی کلام اس کے کلام سے زیادہ محبوب و پسند نہیں پیش کیا جا سکتا''۔

یہ روایت سنن دارمی کی ہے جو حدیث کی معتبر کتاب ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے دارمی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف کرا دیا جائے، کیونکہ اس مضمون میں صرف اُن کی اسی کتاب کی روایات دی گئی ہیں۔

امام دارمیؒ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی دارمیؒ) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر گزرے ہیں، وہ امام بخاریؒ سے تیرہ سال بڑے تھے اس لیے ان کی ثُلاثیات کی تعداد امام بخاریؒ کی ثُلاثیات سے زیادہ ہے۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، ابوداوٗدؒ، ترمذیؒ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کے صاحبزادے عبداللہ اِن کے شاگرد ہیں۔ اُن کی وفات ۲۵۵ھ میں امام بخاریؒ کی وفات سے ایک سال قبل ہوئی، مرو میں مدفون ہیں۔ (جو آج کل رُوس میں ہے)

امام بخاریؒ کو جب اُن کی وفات کی خبر پہنچی تو سر جھکا لیا، پھر سر اُٹھا کر اِنَّا للہ پڑھی، اُن کے آنسو رُخساروں پر بہہ آئے اور یہ شعر پڑھا۔

اِنْ تَبْقَ تَفْجَعْ بِالْاَحِبَّةِ كُلِّهِمْ ﴿﴾ وَفَنَاءُ نَفْسِكَ لَا اَبَالَكَ اَفْجَعُ

اگر تم زندہ رہے تو سارے دوستوں کے غمِ فراق کا دُکھ اُٹھاؤ گے اور خود اپنی فناء زیادہ پریشان کُن اور تکلیف دہ چیز ہے۔

امام بخاریؒ کی عادت نہ تھی کہ وہ شعر پڑھیں۔ صرف وہ اشعار جو حدیثوں میں آئے ہیں پڑھتے تھے۔ سنن دارمی کو بہت سے علماء نے صحاح ستہ میں چھٹا درجہ دیا ہے۔

(۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَؓ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً خَطِيْباً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَهٗ وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَتَمَسَّكُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَخُذُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلَيْهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . (سنن الدارمی ص ۴۳۲)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ حمد وثناء کے بعد آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! میں انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس میرے پروردگار کا فرستادہ آئے، تو میں اس کے بُلانے پر اس کے پاس چلا جاؤں، اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں پہلی چیز ''کتاب اللہ'' ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے۔ کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے

رہو اور اس سے (اصول و مسائل) لیتے رہو۔اس پر آنحضرت ﷺ نے اُبھارا اور ترغیب دی، پھر ارشاد فرمایا، اور میرے ''اہلِ بیتؓ''، میں تم کو اہلِ بیتؓ کے بارے میں خدا تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، تین بار ارشاد فرمایا''۔

(۳) عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍؒ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ. (سنن دارمی ص ۴۴۱) قلت رواہ مرسلا.

''حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی برتری اپنی مخلوق پر ویسی ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی برتری اپنی مخلوق پر ہے''۔

(۴) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اَلْقُرْاٰنُ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ. (سنن الدارمی ص ۴۴۱)

''حضرت عبداللہ بن عمروؓ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کو قرآن پاک آسمانوں اور زمین اور جو اِن میں رہتے ہیں اُن سب سے زیادہ محبوب ہے''۔

(۵) عَامِرُ بْنُ وَاثِلَۃَ اَنَّ نَافِعٌ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِیَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ وَکَانَ عُمَرُ اسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی اَھْلِ مَکَّۃَ فَسَلَّمَ عَلٰی عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ مَنِ اسْتَخْلَفْتَ عَلٰی اَھْلِ الْوَادِیْ فَقَالَ نَافِعٌ اِسْتَخْلَفْتُ عَلَیْھِمْ اِبْنَ اَبْزٰی فَقَالَ عُمَرُ وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰی فَقَالَ مَوْلٰی مِنْ مَّوَالِیْنَا فَقَالَ عُمَرُ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَیْھِمْ مَوْلٰی؟ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّہٗ لَقَارِیٌٔ لِکِتَابِ اللّٰہِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ . فَقَالَ عُمَرُ :اَمَااَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَالْکِتَابِ اَقْوَاماً وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ .(سنن الدارمی ص ۴۴۳)

''عامر بن واثلہؒ نقل کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عُسفان میں ملے۔حضرت عمرؓ نے نافعؓ کو مکہ مکرمہ کا والی بنا رکھا

تھا۔ (انہیں عُسفان میں دیکھ کر) دریافت فرمایا کہ اہلِ وادی (مکہ) پر کسے اپنا نائب مقرر کر کے آئے ہو۔ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن ابزیٰ کو۔ حضرت نے دریافت فرمایا اور ابن ابزیٰ کون ہے؟ کہا ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہیں۔ فرمایا تو کیا تم نے اپنے ایک آزاد کردہ غلام کو اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے؟ وہ عرض کرنے لگے، اے امیر المومنین! وہ کتاب اللہ کے قاری (عالم) ہیں (اور) فرائض جانتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اس کتاب سے بہت سے لوگوں کو سربلندی نصیب فرمائے گا اور دوسروں کو زوال دے گا''۔

(۶) عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّتَکَ سَتُفْتَتَنُ مِنْ بَعْدِکَ قَالَ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَوْ سُئِلَ مَا الْمَخْرَجُ مِنْھَا قَالَ الْکِتَابُ الْعَزِیْزُ الَّذِیْ لَایَأْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ مَنِ ابْتَغَی الْھُدٰی فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ اَضَلَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ وَلِّی ھٰذَا الْاَمْرَمِنْ جَبَّارٍ فَحَکَمَ بِغَیْرِہٖ قَصَمَہُ اللّٰہُ ھُوَالذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَالنُّوْرُ الْمُبِیْنُ وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ فِیْہِ خَبَرُمَنْ قَبْلَکُمْ وَنَبَأُ مَابَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَابَیْنَکُمْ وَھُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْھَزْلِ وَھُوَالَّذِیْ سَمِعَتْہُ الْجِنُّ فَلَمْ تَتَنَاھَا اَنْ قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ وَلَا یَخْلِقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِیْ عِبَرُہٗ وَلَا تَفْنٰی عَجَائِبُہٗ ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ لِلْحَارِثِ خُذْھَا اِلَیْکَ یَا اَعْوَرُ. (سنن الدارمی ۴۳۶)

''حضرت حارث رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جناب رسالتمآب ﷺ سے عرض کیا گیا کہ جناب کے بعد جناب کی اُمت فتنہ میں مبتلا ہو جائے گی۔ فرماتے ہیں کہ اس ذکر کے بعد رُسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا یا آپ سے دریافت کیا گیا کہ فتنوں سے بچ نکلنے کی سبیل کیا ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ کتاب عزیز جس کے سامنے یا پس پشت باطل نہیں آتا۔ اللہ پاک کی طرف سے نازل کردہ ہے جو حکیم وحمید ہے جو کتاب اللہ کے

احکام کو چھوڑ کر کہیں اور سے ہدایت کا طالب ہوگا، سمجھو کہ یقیناً ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی پر چلتا چھوڑ دیا ہے۔ اور جو جابر حکمران حکومت پر آجائے اور قرآن پاک کے احکام کو چھوڑ کر دوسرے احکام سے حکومت چلائے تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک و برباد کردے گا، یہ قرآن پاک ذکرِ حکیم ہے (حکمتوں والا کلامِ الٰہی ہے) اور واضح کر دینے والا نور ہے۔ یہی (اس پر عمل کرنا) سیدھا راستہ ہے اس میں تم سے پہلے لوگوں کے حالات ہیں اور تمہارے بعد کے دَور کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس میں کرنے کے فیصلے ہیں۔ یہ پکا فیصلہ کُن کلام ہے مذاق نہیں۔ یہی وہ کلام ہے کہ جسے جب جنات نے سُنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ہم نے عجیب کلام پاک سنا ہے جو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور یہ کلام بار بار پڑھنے سے بھی پرانا نہیں لگتا۔ اس کے پڑھنے میں جو سبق حاصل ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی ختم نہیں ہوتے اور اس کے عجائبات لافانی ہیں، پھر حضرت علیؓ نے حارث سے فرمایا: اے اعور! یہ حدیث لے (اور یاد رکھ)''۔

مفسرین قرآن کریم کے لیے سیّدنا فاروق اعظمؓ کا بتلایا ہوا زرّیں اصول :

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ كَلَامُ اللّٰهِ فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ مَاعَطَفْتُمُوْهُ عَلٰى اَهْوَائِكُمْ . (سنن الدارمی ص ۴۴۱)

''سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، تو اسے اپنی خواہش کے مطابق موڑ کر مطلب نکال کر اپنے کو دھوکہ میں نہ ڈالنا''۔

اہل باطل قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں اس سے سب بچیں۔ تفسیر احادیث کی روشنی میں ہوا کرتی ہے، مفسرین کرام نے اُصول بھی مقرر فرما دیے ہیں اِن کی پابندی ضروری ہے۔

قرآن پاک پڑھنے پڑھانے اور قراءت سیکھنے سکھانے کی فضیلت کے لیے احادیث ملاحظہ فرمائیں :

(۷) عَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ .

(سنن الدارمی ص ۴۳۷ ج۲)

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں

بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن پاک سیکھیں اور سکھائیں''۔

(۸) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ خَیْرَکُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اَوْتَعَلَّمَهٗ .

''حضرت سعد بن عبیدہؒ حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ سے، وہ حضرت سیدنا عثمان غنیؓ سے، اور وہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن پاک کی تعلیم دیں اور اس کی تعلیم حاصل کریں''۔

قَالَ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ فِی اِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰی کَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ ذَالِکَ اَقْعَدَنِیْ مَقْعَدِیْ هٰذَا. (سنن الدارمی الصفحة المذکورة)

''سعد بن عبیدہؒ فرماتے ہیں کہ ابوعبدالرحمٰنؒ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ امارت میں پڑھانا شروع کیا حتی کہ حجاج کا زمانہ آیا۔ فرماتے تھے کہ اسی (فضیلت) نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے''۔

اس حدیث میں حضرت ابوعبدالرحمٰن سُلَمِی کا اسم گرامی آیا ہے۔ یہ نہایت عظیم المرتبت عالم تھے، مقدمہ نصب الرایہ میں ان کے بارے میں تحریر ہے :

''ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب السلمیؒ المتوفّٰی ۷۴ھ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو قرآنِ پاک سُنایا۔ قراءت میں حضرت علیؓ کے یہ بہترین شاگرد ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو صرف قرآن پاک کی تعلیم کے لیے وقف کر دیا تھا اور کوفہ کی مسجد میں چالیس سال پڑھاتے رہے۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد کے حکم سے ان سے قراءت اخذ کی۔ اور امام عاصمؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قراءت ابوعبدالرحمٰن سے اخذ کی، وہی وہ قراءت ہے جو امام حفصؒ نے امام عاصمؒ سے روایت کی ہے اور قراءت عاصم دونوں طریقوں سے تمام طبقوں میں تواتر کے سب سے اعلیٰ درجہ کی ہے''۔

ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ نے سیّدنا عثمان غنی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کو بھی قرآن پاک سُنایا تھا''۔(مقدمہ نصب الرایہ ص ۳۱)

(۹) عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍؓ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَاَقْعَدَنِيْ هٰذَا الْمَقْعَدَ اُقْرِئُ . (سنن الدارمی ص ۴۳۷ ج ۲)

''حضرت عاصم بن بہدلہؒ حضرت مصعبؓ سے اور وہ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن پاک کا علم حاصل کریں اور قرآن پاک سکھائیں''۔

عاصم بن بہدلہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مصعبؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اِس جگہ بٹھادیا کہ پڑھاؤں۔

امام عاصمؒ قراء کوفہ میں مشہور قاری ہیں۔ اُنہوں نے زِرّ بن حبیش اور ابو عبدالرحمٰن السلمی سے علم قراءت حاصل کیا تھا۔(تہذیب التہذیب ص ۳۸ ج ۵)

کسی مسلمان کو ایسا نہ ہونا چاہیے کہ اسے قرآنِ پاک کچھ بھی نہ آتا ہو، اس حدیث پاک کو دیکھیے۔

(۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ . (سنن الدارمی ۴۲۹ ج۲)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی جس کے اندر قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ ہو، وہ ویران گھر کی طرح ہے''۔

قرآن پاک کی بکثرت تلاوت کا ثواب ارشاد فرمایا گیا :

(۱۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَغَلَهٗ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ عَنْ مَسْأَلَتِيْ وَذِكْرِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ ثَوَابِ السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِ خَلْقِهٖ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ . (سنن الدارمی ص ۴۴۱)

''حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسے قرآنِ پاک کی تلاوت نے اتنا مشغول کردیا ہو کہ وہ مجھ سے مانگے

(مانگنے کا وقت بھی اُس کے پاس نہ رہا ہو۔) اور (دوسرے کلمات اور دُعاؤں سے) میرے ذکر کا وقت بھی (اُس کے پاس نہ بچتا ہو) تو میں اُسے مانگنے والوں سے (زیادہ اور) افضل ثواب دُوں گا، اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی برتری اس کی پوری مخلوق پر ایسی ہے جیسے ذاتِ حق تعالیٰ کی برتری اپنی مخلوق پر"۔

(۱۲) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ اَھْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَھْلُ الْقُرْاٰنِ . (سنن الدارمی ص ۴۳۳)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں اہلُ اللہ ہیں۔ دریافت کیا گیا اے اللہ کے سچے رسول وہ لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا قرآنِ پاک والے"۔

بچوں کے قرآن پاک پڑھنے اور سیکھنے کی فضیلت جو صحابہ کرامؓ میں معروف تھی، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ذکر کردی جائے۔ ثابت بن عجلانؒ بیان فرماتے ہیں :

ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ یُقَالُ اِنَّ اللّٰہَ لَیُرِیْدُ الْعَذَابَ بِاَھْلِ الْاَرْضِ فَاِذَا سَمِعَ تَعْلِیْمَ الصِّبْیَانِ الْحِکْمَۃَ صَرَّفَ ذَالِکَ عَنْھُمْ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ یَعْنِیْ بِالْحِکْمَۃِ الْقُرْاٰنَ . (سنن الدارمی ص ۴۳۹)

"حضرت ثابت بن عجلان انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتلایا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ حق تعالیٰ اہلِ زمین کو عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں لیکن جب بچوں کے قرآنِ پاک پڑھنے کی طرف اُس کی صفتِ سمع متوجہ ہوتی ہے تو اُس عذاب کو اُن سے ٹال دیتا ہے"۔

ثابت بن عجلان انصاری حضرت انسؓ اور حضرت ابوامامہؓ کے شاگرد ہیں (تہذیب التہذیب ص ۱۰ ج ۲)

صحابۂ کرامؓ قرآنِ پاک کا اکرام کس طرح کرتے تھے، ملاحظہ ہو۔

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عِکْرِمَۃَؓ بْنَ اَبِیْ جَھْلٍ کَانَ یَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلٰی وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ کِتَابُ رَبِّیْ کِتَابُ رَبِّیْ . (سنن الدارمی ص ۴۴۰)

''ابن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں کہ ابوجہل کے بیٹے حضرت عکرمہؓ قرآنِ پاک کو اپنے چہرہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ میرے ربّ کی کتاب ہے، یہ میرے ربّ کی کتاب ہے''۔

قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا بہت سے اسلاف سے منقول ہے۔ بعض حضرات صبح شام دیکھ کر پڑھتے تھے اور بعض کسی اور وقت مثلاً ابن ابی لیلیٰ صبح کو پڑھتے تھے۔

ثَابِتٍ قَالَ کَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ قَرَأَ الْمُصْحَفَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَکَانَ ثَابِتٌ یَفْعَلُہٗ. (سنن الدارمی ص ۴۴۰)

''حضرت ثابتؒ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو طلوعِ آفتاب تک مصحف میں (دیکھ کر) تلاوت کرتے رہتے تھے اور حضرت ثابتؒ بھی اسی طرح کرتے تھے''۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے ایک سو بیس صحابہ کرام کو پایا ہے اور قاضی بھی رہے ہیں۔ ابن اشعثؒ کے ساتھ ۸۳ھ میں بحری جنگ میں شہید ہوئے۔ (مقدمہ نصب الرایہ ص ۳۲)

معاذ اللہ کوئی شخص قرآن پاک یاد کر کے بُھلا دے تو یہ بہت بڑا گناہ اور محرومی ہے۔

(۱۳) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ ھُوَ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَسْرَعُ تَفَصِّیاً مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِھَا. (سنن الدارمی ص ۴۳۹)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا بہت بری بات ہے کہ تم میں سے کوئی یہ کہے کہ میں کوئی آیت فلاں فلاں مقام سے بھول گیا ہوں۔ (یہ نہیں ہوتا) بلکہ اُسے یہ بھلا دی گئی ہیں، اور قرآن پاک کو یاد کرتے ہی رہو، کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں میں سے اس سے بھی زیادہ جلدی چلا جاتا ہے جیسے جانور باندھنے کی جگہ سے اگر اُسے نہ باندھا جائے تو نکل جاتا ہے''۔

(۱۴) عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍؓ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ تَعَلَّمُوْا کِتَابَ

اللّٰہِ وَتَعَاھَدُوْہُ اِقْتَنُوْہُ وَتَغَنَّوْا بِہٖ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْمَخَاضِ فِی الْعُقُلِ . (سنن الدارمی ص ۴۳۹)

''حضرت عامرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ سیکھو اس کا خیال رکھو، اسے (یادداشت میں) جمع رکھو اور اسے خوش الحانی سے پڑھو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ اس سے بھی زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے جیسے جننے والا تیار جانور اپنی رسیوں سے''۔

حدیث شریف میں '' تَغَنَّوْا بِہٖ'' کا جملہ آیا ہے اس کی دو تفسیریں کی گئی ہیں ایک تو یہ کہ خوش الحانی سے پڑھو، دوسری یہ کہ قرآن پاک کی وجہ سے مخلوق سے بے نیاز رہو۔

جو شخص قرآن پاک یاد کر کے بھلا دے اُس کے لیے شدید وعید آئی ہے، والعیاذ باللہ۔

(۱۵) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ یَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ اَجْذَمُ . (سنن الدارمی ص ۴۳۷)

''حضرت سعد بن عبادۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی بھی قرآن پاک سیکھتا ہے پھر بھول جاتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے جُذام کی حالت میں ملے گا''۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی نافرمانی اور معصیت سے بچائے۔ توفیق مرضیات اور اسلام پر استقامت بخشے، اپنی رضاء کاملہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

دل تو چاہتا تھا کہ چالیس احادیث ہو جاتیں۔ اسی لیے اس مضمون میں صرف احادیث اُن کے عنوانات اور ترجمہ پر اکتفاء کیا تھا لیکن مضمون بہت طویل ہو جاتا۔ خدا کرے کہ کسی وقت یہ ارادہ پورا ہو جائے۔

حامد میاں غفرلہٗ

۲۵؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ/۱۳؍ اپریل ۱۹۸۰ء